خطبہ جمعہ

انسان کو چاہئے کہ نماز میں ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے

نماز کی اہمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز پڑھنی سکھائی اور اس تعلق میں قدم قدم پر دعائیں سکھائیں ان کا احادیث نبویہ کے حوالے سے تذکرہ اور احباب کو نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۹/جون ۲۰۰۰ء/ ۹/احسان ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام باد کروئزناخ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿قُلِ ادْعُو اللّٰهَ اَوِدْعُوا الرَّحْمٰنَ . اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى . وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً﴾-(سورة بنی اسرائیل آیت ۱۱۱)

تُو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو۔ جس نام سے بھی تُم پکارو سب اچھے نام اُسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ بہت اُونچی آواز میں پڑھو اور نہ اُسے بہت دھیما کرو اور اِن کے درمیان کی راہ اختیار کرو۔

یہ جو سلسلۂ خطبات ہے یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں سے متعلق ہے۔ دن رات، صبح وشام، اٹھتے بیٹھتے، آپ نے اپنے لئے، اپنی امت کے لئے دعائیں کی ہیں، قیامت تک کے لئے، یہ وہی مضمون ہے جو اب بھی جاری رہے گا۔ آج چونکہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اس لئے جو بھی خدام سن رہے ہیں وہ توجہ دیں کیونکہ آج نماز کی اہمیت سے متعلق یہ خطبہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں جس طرح نماز پڑھنی سکھائی اور قدم قدم کی دعائیں بتائیں ان سب دعاؤں کا مضمون ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ نماز والے حصہ کو خصوصیت کے ساتھ خدام ذہن نشین کریں، دل میں جگہ دیں اور کبھی بھی نماز کی اہمیت کو نہ بھولیں۔

ایک حدیث بخاری کتاب الاذان سے لی گئی ہے۔ عن جابر بن عبداللہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا کرے اے اللہ! جو اس کامل دعوۃ اور قائم ہونے والی نماز کا رب ہے تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور آپ کو اس مقام محمود پہ فائز کر دے جس کا تو نے آپؐ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت جائز ہو گی۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیشہ اذان سننے کے بعد پڑھتے ہیں۔ ابھی بھی اٹھنے سے پہلے میں نے انہی الفاظ میں دعا کی تھی۔ تو اب میں اصل الفاظ آپ کے سامنے پھر رکھتا ہوں کوئی مشکل نہیں ہے، اس کو آسانی سے یاد کیا جا سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّداً الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْداً الَّذِىْ وَعَدْتَهٗ ۔ یہ دعا کے الفاظ ہیں ۔ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

ایک حدیث مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مؤذن کی اذان سنتے ہوئے یہ دعا پڑھی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے یعنی ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ سے بطور رب اور محمدؐ سے بطور رسول اور اسلام سے بطور دین راضی ہوں تو اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

”یہ تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں“ سے مراد یہ ہے کہ اس وقت تک انسان نے جو گناہ کئے ہیں اگر وہ خلوص نیت سے یہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ از سر نو اس کا حساب شروع کر دے گا۔ ہر اذان کے وقت ایک وقت آتا ہے جب ہمارے گناہ بخشے جا سکتے ہیں اور پھر اگلی اذان سے پہلے پہلے انسان پھر بھی اپنے دل کو میلا کرتا چلا جاتا ہے پھر خدا کی طرف سے یہ رحمت اترتی ہے، پھر اترتی ہے پھر رات کو تہجد کے وقت بھی انسان کے لئے موقع ہے کہ اپنے دل کو پاک وصاف کرتا رہے۔

ایک روایت سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھوں اے اللہ یہ تیری رات کی آمد اور تیرے دن کی واپسی کا وقت ہے اور یہ تجھے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ پس تو میری مغفرت فرما۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول عند اذان المغرب)

پس جو آواز انسان سنتا ہے مغرب کے وقت دن ختم ہو رہا ہے، رات آنے والی ہے، تو پکارنے والوں کی آوازیں انسان کو یاد دلاتی ہیں کہ اللہ ہم پر رحم فرما اور ہماری مغفرت فرما۔

ایک حدیث ترمذی کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین بنایا گیا ہے۔ اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر قائم رکھ اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

'امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن کو امین بنایا گیا ہے'۔ امام ضامن ہوتا ہے تمام مقتدیوں کا، اس کی دعاؤں میں مقتدیوں کی دعائیں بھی شامل ہو جاتی ہیں اس لئے امام کو ضامن فرمادیا۔ وہ ذمہ دار ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی اور اپنے مقتدیوں کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور 'مؤذن امین ہے' اس نے ایک پیغام امانت کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیا۔ اور 'مؤذنوں کے لئے مغفرت فرما' انہوں نے امانت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے بخش دے۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۳ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے اور اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ پوچھنے پر پتہ چلا کہ مرفوع ہے یعنی آنحضرت ﷺ تک سند پہنچی تھی۔ اور آپؐ ہی نے یہ فرمایا تھا۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نماز کے لئے نکلتے وقت یہ دعا کی: ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرنے والوں اور اپنے پیچھے چلنے والوں کے حق میں سوال کرتا ہوں“۔ پیچھے چلنے والوں سے مراد اہل وعیال اور اولاد تمام جو نمازیوں کو دیکھ کر نمازی بن جایا کرتے ہیں، وہ سب مراد ہیں۔ 'اور میں شر، کبر اور ریاء اور لوگوں کی تعریف سننے کی غرض سے نہیں نکلا'۔ یعنی تو جانتا ہے کہ میرا دل اس بات سے پاک ہے کہ میں جا رہا ہوں تو کوئی مجھے دیکھے، سمجھے کہ بہت بڑا نمازی جا رہا ہے۔ میں ان چیزوں سے پاک ہوں اور تو ہی جانتا ہے کہ میں پاک نہیں ہوں، تو مجھے پاک کر دے۔ 'میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا کا طالب ہو کر نکلا ہوں۔ میں تجھ سے اس بات کا طالب ہوں کہ تو مجھے آگ کے عذاب سے بچا اور مجھے میرے گناہ بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہ بخش سکتا ہے'۔

اب وضو کے بعد کی ایک دعا ہے عن عمر بن الخطاب۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر یہ دعا کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ گواہی

دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا۔ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ وہ ان میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو۔

(ترمذی ابواب الطہارۃ باب مایقال بعد الوضوء)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں آٹھ دروازوں سے کیا مراد ہے، اس کا وضو سے کیا تعلق ہے۔ تو اس پر میں نے گن کر دیکھا تو پہلے ہاتھ دھوتے ہیں یہ ایک، وضو کے وقت پہلے ہاتھ کی صفائی سے کلی کرنا دوسرا، ناک میں پانی ڈالنا تیسرا، سارا چہرہ دھونا چوتھا، کہنیوں تک بازو دھونا یہ پانچواں ہے اور سر کا مسح یہ چھٹا ہے اور پھر گدی سمیت گردن پر ہاتھ پھیرنا یہ پیچھے کی طرف جو ہاتھ پھیرنا ہے یہ ساتویں حرکت ہے اس میں اور ٹخنوں تک پاؤں دھونا آٹھواں ہے۔ یہ سارے جو اعمال ہیں کرتے وقت اگر خلوص نیت ہو اور انسان پاکیزگی کے لئے عمل کرتا ہے جو بدنی پاکیزگی نہیں بلکہ روحانی پاکیزگی بھی ہے تو فرمایا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔

پھر یہ کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو، ہر شخص کے اپنے رجحانات ہوتے ہیں اور بعض لوگ خاص بعض وضو کی حرکتوں کے وقت، وضو کرتے وقت بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں تو کوئی بعید نہیں کہ اس سے یہ مراد ہو مگر اس میں وضاحت موجود نہیں کہ ہر دروازہ سے داخل ہو کیا مراد ہے۔ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ لیکن دروازوں کے متعلق میں یہ وضاحت کر دوں کہ کوئی ایسے Gate نہیں ہیں جو جنت میں لگے ہوئے ہیں کوئی اس Gate میں سے جا رہا ہے، کوئی اس Gate میں سے جا رہا ہے۔ یہ ایک روحانی تمثیلی کلام ہے صرف اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمارا شوق بڑھانے کی خاطر، توجہ دلانے کی خاطر ان سب چیزوں کو ایک تسلسل سے بیان کیا ہے مگر ظاہری طور پر وہاں کوئی ایسے Gate نہیں ہونگے۔ اسی دنیا میں ہم اپنی جنت بناتے ہیں اور وہ Gate کھول دیتے ہیں اپنے لئے۔ تو کیسی جنت بناتے ہیں کس طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں، کونسی نیکیاں کرتے وقت زیادہ یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو۔ یہ وہ مضمون ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔

ایک حدیث ہے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ اور جب آپ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (مسند احمد حدیث فاطمة بنت رسول اللهﷺ)

تو جاتے وقت رحمت کی دعا ہے، نکلتے وقت فضل کی دعا ہے۔ رحمت سے مراد روحانی برکتیں ہیں ساری اور فضل سے مراد روحانی برکتوں کے حصول کے بعد جو اللہ تعالیٰ رزق کے راستے کھولتا ہے انسان اپنے اپنے کاموں میں واپس جاتا ہے تو اس کو فضل کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کیسی برمحل اور برموقع دعائیں جانے کی الگ اور آنے کی الگ سکھائی ہیں اور ان سب میں بڑی گہری حکمت ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کلام کو بہت گہری نظر سے پڑھنا چاہئے کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جو کسی حکمت سے خالی ہو۔

ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنن نسائی میں مذکور ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں یہ آپ تکبیر اور قراءت کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے۔ اے اللہ مجھے خطاؤں سے ایسے پاک فرما دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو مجھ سے برف اور پانی اور اولوں سے دھو ڈال۔ (سنن نسائی کتاب الطهارة)

ایک حدیث ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو سنن ترمذی سے لی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب رکوع کرے تو رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھے۔ اس طرح اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھے تو اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا۔ (سنن ترمذی کتاب الصلوٰة)

یہ کم سے کم مراد ہے اور زیادہ سے زیادہ وہ کثرت سے دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں مانگی ہیں، سجدہ میں بھی مانگی ہیں۔ لیکن اگر کوئی عام سادہ آدمی صرف تین دفعہ پر ہی اکتفا کرے اور اس کے بعد سَمِعَ اللّٰه کے لئے کھڑا ہو جائے یعنی تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھ کے پھر تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھ کے پھر وہ کھڑا ہو جائے تو یہی اس کی نماز کے لئے کافی ہے اور اگر انسان ان لفظوں پر غور شروع کر دے تو حقیقت یہ ہے کہ اسی غور میں ڈوبا رہے گا اور بہت سے مضامین اُس پر انہی کے اندر کھلتے چلے جائیں گے۔

حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ کو قادیان میں ہم نے دیکھا کہ بہت لمبی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سجدہ میں جا کے بعض دفعہ لگتا تھا کہ اٹھنا ہی بھول گئے ہیں تو اس کے بعد کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ سجدہ میں کتنی دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاعلٰى پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا تین دفعہ۔ اس نے کہا تین دفعہ؟ اتنی دیر؟ تو انہوں نے کہا جب میں ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاعلٰى کہتا ہوں تو معنوں کے سمندر میں غوطہ مار جاتا ہوں اور وہ معنے دوہراتا رہتا ہوں، دوہراتا رہتا ہوں اور پڑھتا صرف ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاعلٰى ہوں۔ پھر جب دوسری دفعہ شروع کرتا ہوں تو اور معانی مجھ پر کھل جاتے ہیں۔ پھر تیسری دفعہ پڑھتا ہوں تو اور معانی مجھ پہ کھل جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ تین دفعہ بھی کافی ہے تو اس تین دفعہ میں بھی بڑی وسعتیں ہیں۔

ایک حدیث ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ یہ ترمذی سے لی گئی ہے۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھا کرتے تھے اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاعلٰى پڑھا کرتے تھے۔ اور جب بھی کسی رحمت والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور رحمت طلب فرماتے اور جب بھی کسی عذاب والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور عذاب سے پناہ مانگا کرتے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

ایک حدیث سنن نسائی کتاب التطبیق سے لی گئی ہے۔ رفاعہؓ بن رافع سے مروی ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ رفاع بن رافع کے ساتھ رضی اللہ نہیں لکھا ہوا یہاں مگر وہ بہرحال صحابی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اس لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا پڑھی کہ اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ مقتدین میں سے ایک شخص نے کہا اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں بکثرت پاکیزہ اور مبارک تعریفیں اس کے لئے ہیں۔ پھر جب حضور نے سلام پھیرا تو پوچھا کہ ابھی کون دعا پڑھ رہا تھا اس کی آواز آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک پہنچ رہی تھی۔ اس شخص نے عرض کیا میں یا رسول اللہ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے وہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے اور کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کو پہلے لکھتا ہے۔

اب یہاں بھی یہ مراد نہیں ہے کہ فرشتے ایک دوسرے سے لکھنے میں جلدی کر رہے تھے۔ مراد یہ ہے کہ یہ ایسے الفاظ ہیں جن کو اپنے قلب پر رسم کرنے میں جلدی کرنی چاہئے اور جس کے قلب پر یہ نقش ہو جائیں اس کو گویا ایک نعمت عظیمہ مل گئی۔

ایک مسلم کتاب الصلوٰۃ بابُ مَا يُقَالُ فِي الرَّكوع میں حدیث ہے۔ مطرف بن عبدالله بن الشِّخِّير روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ کہا کرتے تھے: "سبوحٌ، قدوسٌ، رب الملئكة وَالرُّوح۔ میرا خدا وہ ہے جس کی بہت زیادہ تسبیح کی جاتی ہے، وہ بہت پاک ہے اور ملائکہ اور روح کا رب ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ یہ جو تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاعلٰى پڑھنے کی روایت ہے جو قطعی ہے وہ غلط ہے اور اس کی بجائے رسول اللہ ﷺ بعض نمازوں میں یہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ مراد نہیں ہے۔ غالباً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کی تہجد کی دعاؤں کی بات کر رہی ہیں جن میں کثرت سے دعائیں ہوا کرتی تھیں۔ صرف سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاعلٰى نہیں بلکہ بہت سے نام لے کے خدا کے ان ناموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کیا کرتے تھے۔

ایک حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جو مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا۔ میرے دل میں یہ گمان گزرا کہ آپ کسی اور بیوی کے ہاں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو تلاش کیا پھر میں واپس آ گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ رکوع میں، سجدہ میں وہیں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہتے چلے جاتے تھے دوہراتے ہوئے، یہی بار بار دوہرا

رہے تھے۔ اس پر میں نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں کسی اور حال میں تھی اور آپؐ تو کسی اور حال میں ہیں۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب مایقال فی الرکوع والسجود)

ایک حدیث صحیح مسلم کتاب التفسیر سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کریم سے استنباط کرتے ہوئے رکوع و سجود میں اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔ اب یہ جو دعا ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے پتہ چلے گا یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام رکوع اور تمام سجود میں یہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ دراصل اس کا ایک سورۃ سے تعلق ہے جسے سورۃ النصر کہا جاتا ہے۔ اس سورۃ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ضرور یہ دعا رکوع اور سجدوں میں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اگلی حدیثوں میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے نزول کے بعد ہر نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب تفسیر القرآن سورۃ اذا جاء نصراللہ)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث صحیح مسلم میں درج ہے کہ آپ اپنی وفات سے قبل کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اس میں نماز مراد نہیں، اٹھتے بیٹھتے یہ دعا آپؐ کی وردِ زبان تھی سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ اے اللہ پاک ہے تو اپنی حمد کے ساتھ اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیا کلمات ہیں جو آپ نے اب کہنے شروع کر دئے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں میرے لئے ایک علامت ٹھہرائی گئی ہے یعنی سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کا نزول اور جب میں یہ دیکھوں تو یہ دعا کیا کروں۔ مراد یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس سورۃ کے نزول کے بعد بکثرت کشفاً وہ نظارے دکھائے گئے تھے جس میں جوق در جوق لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونگے اور اس مناسبت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خصوصاً آخری ایام میں بکثرت یہ دعائیں پڑھی تھیں۔

مسلم کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ میرے سارے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، ظاہر و باطن گناہ مجھے بخش دے۔

یہاں بھی جو تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنا ہے یہ اس کے علاوہ اور بھی بہت کثرت سے دعائیں کیا کرتے تھے رسول اللہ، یہ ان میں سے ایک ہے اور آپ کے سجدے بعض دفعہ اتنے طویل ہوتے تھے کہ ایک انسان کی تہجد کی ساری نماز بھی اتنی طویل نہ ہوگی جتنے آپؐ کے سجدے طویل ہو جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ آپؐ کے قیام اتنے طویل ہوا کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے پاؤں سوج جایا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ دعاؤں میں مگن، مصروف سوچتے بھی نہیں تھے کہ آپ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ رات کی نماز میں آنحضرت ﷺ سجدوں کے درمیان میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے میرے رب مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری اصلاح فرما، مجھے رزق عطا فرما اور میرا رفع فرما۔

نماز میں قیام، رکوع، سجود کی دعائیں ایک لمبی حدیث ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں تقریباً ساری نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کے حوالہ سے پہلے تو وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی نیت اور عام طور پر ہماری کتابوں میں چونکہ اصل الفاظ اِنِّي وَجَّهْتُ قرآن کریم میں درج ہیں اس لئے اِنّي سے شروع کرتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نیت باندھتے وقت جتنی بھی حدیثیں میں نے دیکھی ہیں ان میں صرف وَجَّهْتُ پڑھا کرتے تھے۔ تو اس کو یاد رکھیں کہ نمازوں میں جہاں بھی چھپی ہوئی ہے وہاں بھی آئندہ درستی ہو۔ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں اپنی توجہ خالص کرتے ہوئے اس ذات کی طرف رجوع کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اس کے بعد یہ بھی ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے کہ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو دیر تک توقف کیا کرتے تھے تکبیر کے بعد تو یہ دعائیں بھی ساتھ مانگا کرتے تھے۔ سب کے لئے تو اس کی اتنی توفیق نہیں ہو سکتی مگر رسول اللہ ﷺ کا یہ دستور تھا کہ بعض دفعہ تکبیر کے بعد بہت لمبا توقف کیا کرتے تھے اور کثرت سے اس میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ ایک یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کی دعا لکھی ہے: 'اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو مجھے میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔ اور اخلاق حسنہ کی طرف میری راہنمائی فرما اور اخلاق حسنہ کی طرف راہنمائی کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔ اور اخلاق سَيِّئَة کو مجھ سے دور رکھ اور اخلاق سَيِّئَہ یعنی برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی مجھے سے دور نہیں کر سکتا۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ اور تمام تر سعادتیں اور تمام تر خیر تیرے ہاتھوں میں ہی ہے۔ اور شر تیری طرف سے نہیں ہے یعنی شر بھی انسان ہی پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پیدا نہیں کرتا۔ وہ خدا تعالیٰ نے جو نیکی کی تعلیم دی ہے اس سے ہٹنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے جیسے سورج سایوں کا ذمہ دار تو نہیں ہے مگر جو سورج کی روشنی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے اس کا نفس اس میں حائل ہو جاتا ہے تو اس سے پیچھے جو اندھیرا ہے وہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے تو یہ باریک نکتہ ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہاں بیان فرمایا ہے اور شر تیری طرف سے نہیں ہے۔ میں تجھ سے ہوں اور تیری طرف مائل ہوں تو برکتوں والا اور بلند شان والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں۔

جب آپ رکوع فرماتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تیری خاطر یہ رکوع کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان رکھتا ہوں اور اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ اور میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرا خشوع اختیار کرتے ہیں۔ جب آپ رکوع سے کھڑے ہوتے تو کہتے اے اللہ! اے ہمارے رب! تیری حمد ہو زمین بھر اور آسمان بھر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے برابر بھی۔ اور جو کچھ تو پیدا کرنے والا ہے، آئندہ جو پیدا ہونے والا ہے اتنی ہی حمد بھی تیری ہو۔ اور جب آپ سجدہ کرتے تو یہ کہتے اے اللہ! میں تجھے ہی سجدہ کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لاتا ہوں اور میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں اور میرا چہرہ اس ذات کے حضور سر بسجود ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو مناسب شکل دی اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ برکت والا ہے اللہ جو کہ پیدا کرنے والوں میں سے سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

پھر آپ تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیانی وقت میں یہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! جو خطائیں میں کر چکا ہوں اور جو کرنے والا ہوں یعنی رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیں مگر انکساری کی حد ہے کہ آپؐ آئندہ کے لئے بھی اللہ ہی سے پناہ مانگتے تھے تا آئندہ کسی قسم کی کوئی خطا سرزد نہ ہو۔ بہت ادنیٰ لوگ ہیں ہم، ہمیں تو کثرت سے اس چیز کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو خطائیں میں کرنے والا ہوں ان سے بھی درگزر فرما اور جو میں نے ظاہراً کیا ہے اور جو میں نے مخفی طور پر کیا ہے اور جو میں زیادتی کر چکا ہوں تو مجھے بخش دے اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الدعاء فی صلوٰۃ اللیل وقیامہ)

حِطّان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کوئی قعدہ کی حالت میں ہو اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ پہلے وہ یہ دعا پڑھے 'اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ"۔ عام طور پر ہم الصَّلَوٰت وَالطَّيِّبَاتُ پڑھتے ہیں مگر یہ حدیث جو میرے سامنے ہے اس میں بیچ میں واوٗ نہیں ہے یعنی صلوٰۃ اور طیبات دونوں صفت موصوف ہیں یا ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ترجمہ یہ ہے: تمام تحیات اللہ کے لئے ہیں۔ تمام پاکیزہ تعریفیں جو نمازیں ہی ہیں یعنی سب پاکیزہ تعریفیں جو ہیں وہ اصل میں نماز ہی ہے، نماز ہی میں ساری پاکیزہ تعریفیں ہوتی ہیں۔ اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (سنن نسائی کتاب التطبیق)

ایک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مسلم کتاب الذکر سے لی گئی

ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "یہ دعا پڑھا کرو کہ اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ پس تو اپنی جناب سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔ یقیناً تو بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے"۔ یہ دعا عربی میں ہے مگر جن لوگوں کو عربی نہیں آتی وہ دعا کا ترجمہ اپنی زبان میں یاد رکھ کر اس کو پڑھ سکتے ہیں۔

بخاری کتاب احادیث الانبیاء سے ایک روایت لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کَعب بن عُجْرَہ ملے اور کہا کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا ہے۔ کعب بن اُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ صحابی تھے۔ میں نے کہا ہاں مجھے وہ تحفہ ضرور دیجئے۔ تب انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اہل بیت پر درود بھیجنے کا کیا طریق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریق تو سکھا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ محمد اور اس کی آل پر درود بھیج۔ یہ جو ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰل اِبْرَاھِیْمَ ۔ اَلتَّحِیَّات کے بعد پڑھتے ہیں یہ دعا ساری سنائی۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰل اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

ایک حدیث بخاری سے لی گئی ہے۔ عَمرو ابن السُّلَیم الزّرقی سے مروی ہے کہ ابو حمید الساعدی نے انہیں بتایا۔ ابو حمید الساعدی یقیناً صحابی ہیں۔ یہاں رضی اللہ لکھنا بھول گیا ہے لکھنے والا، ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہم آپؐ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا: "یوں کہا کرو، اے اللہ! محمدؐ اور آپؐ کی ازواج اور آپؐ کی اولاد پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا۔ اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی ازواج اور آپؐ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما۔ یہاں آل میں خصوصیت سے ازواج کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ بعض لوگ مثلاً شیعہ کہتے ہیں کہ آل سے مراد محض آپؐ کی بیٹی اور اولاد ہے یہ روایت قطعیت کے ساتھ ان کا رد کرتی ہے۔ جب آل کہتے ہیں تو ساری ازواج مطہرات اس میں شامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل کیں۔ یقیناً تو صاحب حمد اور بزرگی والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

نماز کے بعد کی دعا۔ یہ سنن ابی داؤد سے حدیث لی گئی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں"۔ بڑے خوش نصیب تھے معاذ۔ "اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں" دو دفعہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: "معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے کہ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں، تیرا شکر کر سکوں اور عمدگی کے ساتھ تیری عبادت کر سکوں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ)۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ یہ الفاظ ہیں، چند الفاظ ہیں جو خوب اچھی طرح یاد ہو جانے چاہئیں۔ نماز کے بعد یہ ذکر جو ہے مختصر اور بہت گہرا ذکر ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ایک حدیث ہے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ وہ مسلم کتاب المساجد میں مروی ہے۔ آپ نے اس کے علاوہ جو ابھی گزری ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ، اس کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یہ پڑھا کرتے تھے کہ اے اللہ تو سلامتی والا ہے، سلامتی تیری طرف سے ہی ملتی ہے۔ اے اللہ جلال اور عزتوں کے مالک خدا تو بہت برکت والا ہے۔ یہ دونوں دعائیں میں نے حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب سے جو افریقہ کے بہت ہی قربانی کرنے والے مبلغ تھے ان سے سیکھ لی تھیں کیونکہ اکثر نماز میں میں ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوتا تھا یا جب بھی بیٹھا ہوتا تھا تو وہ اونچی آواز میں یہ دونوں دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، اور اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ایک حدیث بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ورّاد بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے معاویہ بن سفیان کی طرف لکھ بھیجا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اسی کی ہے، ہر تعریف اسی کو زیبا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ! جو چیز تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک رکھے کوئی اسے عطا کرنے والا نہیں۔ کسی صاحب عظمت کو اس کی عظمت تیرے بالمقابل کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

اب یہاں آنحضرت ﷺ کی جو دعا مذکور ہے ہر نماز کے بعد دوسری بہت سی مستند روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد اتنا لمبا عرصہ نہیں بیٹھا کرتے تھے۔ اور اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ اور اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ یہ دعائیں تو لازماً پڑھی جا سکتی تھیں اس عرصہ میں۔ تو یہ ضروری نہیں کہ ہر نماز میں رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ کی ذاتی نمازیں جو گھر پر ہوتی تھیں ان کے بعد آپؐ یہ دعا کرتے ہوں۔

نماز کے بعد کی ایک اور دعا مسلم کتاب الصلوٰۃ میں درج ہے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم یہ پسند کرتے تھے کہ آپؐ کے دائیں طرف ہوں تاکہ آپ ہماری طرف اپنا چہرہ کر کے متوجہ ہوں۔ چہرہ تو آپؐ بائیں طرف بھی کیا کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سب سے پہلا سلام جو رسول اللہ ﷺ کا ہمیں پہنچے وہ دائیں طرف چونکہ ہوتا ہے اس لئے ہم وہاں بیٹھے ہوں۔ وہ کہتے ہیں میں نبی ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنتا تھا رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْتَجْمَعُ عِبَادَکَ۔ اے میرے رب! مجھے اس روز جب تو اپنے بندوں کو مبعوث کرے گا یا جمع کرے گا اپنے عذاب سے بچانا۔

تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختلف نمازوں کے بعد کئی مختصر دعائیں پڑھا کرتے تھے، کبھی کوئی کبھی کوئی۔ تو یہ جو ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ درست نہیں۔ ہر نماز کے بعد تو اور بہت سی دعائیں قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں۔ پس ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

ایک روایت الترمذی کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ اب یہ رات کے وقت صرف بیان کیا گیا ہے۔ اب سارے مسلمان جانتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ تو مختلف راویوں نے مختلف وقتوں میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپؐ کی دعائیں سنیں اور جس نے رات کو دیکھا وہ یہی سمجھتا رہا کہ رات کو کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آنحضور ﷺ ہر نماز میں بلا استثناء یہ دعا نیت کے بعد کیا کرتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ پھر آپؐ پڑھتے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کَبِیْرًا۔ اب یہ بھی سننے والے نے اسی طرح سنا ہوگا مگر رسول اللہ ﷺ کا دستور نہیں تھا کہ ہمیشہ یہی پڑھا کرتے۔ پھر آپ پڑھتے میں مردود شیطان سے اور اس کے وساوس سے اور اس کے نفخ و نفس سے سمیع علیم اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ایک حدیث سنن النسائی کتاب قیام اللّیل وتطوع النہار میں درج ہے۔ حضرت عاصم بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ قیام اللیل کی ابتداء میں کیا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کبھی کسی نے نہیں پوچھی۔ قیام اللیل سے پہلے آنحضرت ﷺ دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے اور دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے اور دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے اور دس دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہتے اور دس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہتے اور یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے تندرستی عطا فرما۔ میں قیامت جگہ کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اب یہ نماز سے پہلے کی دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نیت باندھنے سے پہلے دعائیں کیا کرتے تھے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، جو رسول اللہ ﷺ اپنے لئے دعا مانگتے تھے وہی حضرت عائشہؓ نے ہمیں یہ کہہ کر سکھائی ہے کہ پوچھنے والے سے پہلے کسی نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کی نیت باندھنے سے پہلے کیا پڑھا کرتے تھے۔ پس یہ وہ دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

ایک حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت قرآن کریم کے سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔ 'میرے چہرہ نے سجدہ کیا اس ذات کو جس نے

اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قوت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں'۔ اب سجدوں کے وقت یہ بھی سوچنا چاہئے جب کہتے ہیں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تو رب وہ ہے جس نے بہترین تربیت کر کے بلند تر مقامات تک پہنچایا۔ کس طرح خاک کو خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر اٹھایا اور آنکھیں بنائیں اور ہونٹ بنائے اور کان بنائے۔ یہ ساری چیزیں رب الاعلیٰ کے اندر ہی مخفی ہیں اور اسی پر غور کیا جائے تو یہ ساری باتیں کھل جاتی ہیں۔

الترمذی کتاب الصلوٰۃ میں ایک حدیث حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں۔ وتروں میں جو دعائے قنوت ہے یہ وہ نہیں ہے۔ یہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں یعنی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتروں میں پڑھتے ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی ہدایت دے اور جن لوگوں کو تو نے صحت وعافیت عطا فرمائی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی صحت وعافیت عطا فرما اور جن کا تو ولی ہو گیا ہے ان کے ساتھ میرا بھی ولی بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما اور جس بات کا تو نے فیصلہ فرما رکھا ہے اس کے شر سے مجھے بچا۔ یقیناً تُو ہی فیصلہ کی قدرت رکھتا ہے اور تیری مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو ولی بن جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے۔

اب میں آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"موٹی بات ہے کہ قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے"۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۸ بتاریخ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے"۔

پس نمازوں کے بیچ میں بھی یہی فکر انسان کو دامنگیر رہے اور نمازوں کے دوران بھی کہ ہماری سب مرادیں صرف ایک خدا سے پوری ہوں گی۔

"دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو"۔ اور کامل یقین ہو کہ میں جو دعائیں کرتا ہوں وہ ضرور اللہ کے حضور مقبول ٹھہریں گی۔

"تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شاملِ حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے"۔ اب 'کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شامل ہو' سے مراد یہ ہے کہ بعض دفعہ دعائیں من وعن اسی طرح قبول نہیں ہوا کرتیں جیسا کہ انسان مانگتا ہے اور حکم یہ ہے کہ پورے یقین کے ساتھ مانگے۔ تو مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کی شان یہ چاہے اللہ کی حکمت بالغہ یہ پسند کرے کہ جو چیز مانگی جا رہی ہے وہ اس کے لئے درست نہیں اُس صورت میں کسی اور رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل ہو یعنی یقین کامل جو ہے وہ بہر حال ہے وہ پورا ہو کے رہے گا۔ اللہ کی طرف سے اس کی دعائیں اور رحمتوں اور اَور رنگ میں مقبول ہو جائیں گی جو اس کے لئے بہتر ہیں۔ تو اس صورت میں علم اور حکمت ترقی کرے۔ اس پہ غور کرے کہ خدا نے کیوں مجھے اس دعا کی مقبولیت کی بجائے جو میں نے مانگی تھی کچھ اور دیا ہے تو اس کو حکمت سمجھ آجائے گی اور اس کا علم اس سے بہت ترقی کرے گا۔

"چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے"۔ (ایام الصلح)۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ الہاماً یہ بتا دیتا ہے رؤیا کے ذریعہ خوشخبری دیتا ہے کہ ایسا ہو کے رہے گا۔ جب وہ اسی طرح ہو جاتا ہے تو پھر حقیقی اللہ کی معرفت ترقی کرتی ہے اور یقین سے انسان کا دل بھر جاتا ہے اور اس یقین کے نتیجہ میں پھر محبت کی طرف دل مائل ہوتا ہے اور خدا کی محبت کی طرف لپکتا ہے اور پھر اسی محبت الٰہی کے نتیجہ میں ہر غیر اللہ سے انقطاع ہو جاتا ہے اور گناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

اب آخری اقتباس ملفوظات جلد اول سے میں یہ پڑھ کے سناتا ہوں۔ "یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے"۔

اب یہ یاد رکھو دعائیں بہت کرو مگر اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی کرو جو صرف دعا کے اوپر سمجھتے ہیں کہ انحصار اس حد تک ہے کہ مجھے عمل کی ضرورت نہیں، محنت کی ضرورت نہیں تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اور یہ بھی اس کے نفس کا تکبر ہے کہ وہ خدا جس نے اسباب کو پیدا کیا ہے ذرائع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ اس بندے کو کوئی بہت ہی بڑا سمجھتا ہے جس کو ذریعوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑا تو کوئی نہیں ہو سکتا جس سے خدا نے ایسا پیار کیا کہ کسی اور نبی سے ایسا پیار نہیں کیا اس کے باوجود آپ دعاؤں کے علاوہ سب ذرائع اختیار کرتے تھے۔ کوئی ذریعہ بھی ایسا نہیں تھا جس سے مقصد پورا ہو سکتا ہو اور آپ نے اختیار نہ کیا ہو۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہی معنے اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸)۔ اب یہ بھی ایک باریک کلام ہے مطلب یہ ہے کہ اسباب کی جو توفیق ملتی ہے وہ بھی دعا سے ہی ملتی ہے تو ذریعہ اختیار کرنا ضروری ہے مگر یہ انسان سوچے کہ وہ ذریعے بھی تو خدا ہی نے مہیا کئے ہیں، جس کو اللہ ذریعہ مہیا نہیں کرتا وہ بیچارہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تو اس کی نہ دعا رہی نہ اسباب رہے۔ پس دعا پہ حقیقی زور دو اور دعا یہ کرو کہ اللہ میری دعا کی قبولیت کے لئے مجھے وہ سچے ذرائع بھی عطا کر جن کی اتباع کے ذریعہ مجھے میرا مقصد حاصل ہو جائے۔